اثر صہبائی

غزل

ہم دعاؤں سے کام لیتے ہیں
رات دن تیرا نام لیتے ہیں

چھوڑ کر دامنِ دو عالم کو
تیرے دامن کو تھام لیتے ہیں

توڑ کر جام بادۂ گلگوں
ہم محبّت کا جام لیتے ہیں

بارشِ رنج و یورشِ غم میں
صبر و ہمّت سے کام لیتے ہیں

خونِ قلب و جگر سے شام و سحر
بادۂ لعل فام لیتے ہیں

کارزارِ حیات میں حق کا
خنجرِ بے نیام لیتے ہیں

ڈوب کر عشق کے سمندر میں
ہم بقائے دوام لیتے ہیں

زیر کرتے ہیں ماہ و انجم کو
قدسیوں سے سلام لیتے ہیں

بہرِ تسخیرِ کائنات اثرؔ
ہم محبّت کا دام لیتے ہیں